ادارہ

قاضی حسین احمد کا اعتراف حق

"مغرب اور امت مسلمہ" کے عنوان کے ماتحت قاضی حسین احمد صاحب نے ایک مضمون لکھا جو روزنامہ جنگ کی اشاعت ۱۶ جنوری میں ص ۴ پر چھپا اس میں قاضی صاحب نے اپنے سابقہ ممدوح عجمی مشرکوں کی کہہ مکرنیوں کا بڑا واضح اعتراف کیا ہے اے کاش جماعت اسلامی کے اعیان یہ اعتراف روز اول ہی سے کر لیتے تو پاکستان میں افریقہ کے جنگلیوں والا ناچ نہ ہوتا اور ایرانی دھرم والے پاکستان میں اپنی حرص و آز کی زبان نہ لٹکاتے۔ اگرچہ قاضی صاحب نے اس مضمون میں ایرانی انقلاب کو اسلامی انقلاب ہی لکھا ہے۔ قاضی صاحب لکھتے ہیں۔

ایران کا اسلامی انقلاب وجود میں آیا تو ہم نے بھی اس سے بہت سی توقعات وابستہ کر لی تھیں ہماری یہ خواہش بھی تھی کہ وہاں اسلامی معاشرہ تشکیل پائے لیکن ہمیں اس سے اس وقت مایوسی ہوئی جب ہم نے دیکھا کہ ایک ایرانی عالم اور بڑے رہنما علامہ جلال الدین فارسی کو صدارتی امیدوار کے طور پر اس لئے مسترد کیا گیا کہ وہ تیسری نسل کا نہیں بلکہ صرف دوسری نسل کا ایرانی ہے۔ ایران کے دستور کے مطابق صرف تیسری نسل کا ایرانی ہی صدارت کے انتخاب کیلئے کھڑا ہو سکتا ہے کیا یہ نسلی قومیت نہیں ہے؟ میں نے ایران کے علماء سے دریافت کیا کہ قرآن و سنت اور شریعت میں سے کوئی ایک بھی ایسی دلیل جس سے ایک ملک کے شہریوں میں اس طرح کی تفریق ثابت کی جاسکے ایرانی دستور کے مطابق صدر کیلئے یہ بھی لازم ہے کہ وہ اثنا عشری شیعہ ہو ہماری خواہش تو یہ تھی کہ کوئی ایسا ملک وجود میں آجائے جو شیعہ سنی سے بالاتر ہو کر مسلمان کو بطور مسلمان دنیا کے سامنے پیش کرے۔

قاضی صاحب کو اللہ جزاء خیر دے جنھوں نے اپنی اجتماعی بھول کا یوں برملا اعتراف کیا ہے اور عجمی مشرکوں کو انکی دوغلی سیاست پر ٹوکا بھی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایرانیوں نے اپنی سابقہ فکری ہزیمت کا انتقام روز اول سے ہی شروع کر دیا تھا ہمارے اکابر نے ایرانیوں کی تاریخ و سیاست کو ہمیشہ طشت از بام کیا ہے اور امت کو ہمیشہ خبردار کیا کہ صرف اسلام کے نام کی بنیاد پر پروپیگنڈہ کرنے والوں کو اسلام کا نمائندہ سمجھ کر ان کی اطاعت، موافقت یا ان سے اشتراک سے بچ کر رہیں ان کے دام تزویر میں نہ آئیں اور ان بھول بھلیوں میں نہ پھنس جائیں کہ راہِ منزل ہی گم ہو جائے ہمارے اکابر نے ہمیشہ یہی بتایا ہے کہ منزل حضور علیہ السلام کی کامل اتباع ہے اور نشانِ منزل صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہے وہی پیروانِ سنت اور وہی جماعت ہیں جس طرح دین کی سربلندی کیلئے انہوں نے کام کیا ہے ویسے ہی امت بھی کام کرے۔